ضیاء العقائد
تالیف
محمد سعید اسعد
فاضل دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ۔ پاکستان

17

ضیاء العقائد

تالیف

محمد سعید اسعد
فاضل دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

زیر اہتمام

ادارۂ ضیاء المصنفین

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	:	ضیاء العقائد 85109
مصنف	:	مولانا محمد سعید اسعد فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیر اہتمام		ادارہ ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
تاریخ اشاعت		جون 2011ء بار سوم
ناشر	:	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تعداد		ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ		DR52
قیمت		-/111 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ فون: 37221953 فیکس:۔ 042-37238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 37247350 فیکس: 37225085

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-32212011-32630411 فیکس:۔ 021-32210212

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

(۳) جب کوئی مجھ پر سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے (یعنی میری روح کی توجہ سلام بھیجنے والے کی طرف ہوتی ہے) یہاں تک کہ میں اس کو اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(سنن ابوداؤد، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، الحدیث 2041، ج 2، ص 315)

(۴) شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف میں لکھتے ہیں:

پیغمبر خدا زندہ است بحقیقت حیات دنیوی۔

(اشعۃ اللمعات، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، الفصل الثالث، ج 1، ص 615)

یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ دنیوی زندگی کی حقیقت کے ساتھ زندہ ہیں۔

(۵) ابوداؤد شریف میں ہے: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ متبرک دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن ان کی روح قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکی جائے گی، اسی دن لوگ بے ہوش ہوں گے، تو اس دن مجھ پر تم لوگ کثرت سے درود و سلام پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود و سلام مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا جسم اقدس تو قبر انور میں بوسیدہ ہو چکا ہوگا پھر ہمارا درود و سلام آپ پر کس طرح پیش کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کرام کے اجسام کو کھائے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ، الحدیث 1047، ج 1، ص 391)

س: ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کی چند خصوصیات ذکر کریں:

ج: (۱) اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور کریم ﷺ کا نور پیدا فرمایا۔ پھر اس نور سے تمام کائنات کو پیدا فرمایا۔ اگر حضور ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ حضور ﷺ تمام جہانوں کی جان ہیں۔

انباء الا ذکیا الخ، ج ،2ص 180)

(۳) شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

حضورﷺ اپنی امت کے احوال پر حاضروناظر ہیں۔

(مدارج النبوۃ، باب ہفتم دراسماء شریف، ج 1، ص 260)

ختم نبوت کے بارے عقیدہ

س:۔ حضور اقدسﷺ خاتم النبیین ہیں، قرآن کریم کی کس آیت میں اس کا ذکر ہے؟

ج:۔ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۰ میں مذکور ہے۔ آیت طیبہ یوں ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

(نہیں ہیں محمد (فداہ روحی) کسی کے باپ تمہارے مردوں میں سے بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے)

س:۔ حضورﷺ کی ختم نبوت کے بارے میں اہلسنّت کا کیا عقیدہ ہے؟

ج:۔ ہمارے آقاومولا حضور سرور دوعالم سیدنا محمد رسول اللہﷺ سب سے آخری نبی ہیں۔ حضورﷺ کی تشریف آوری کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ حضورﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا اور جو شخص اپنے نبی ہونے کا دعوی کرتا ہے اور جو بدبخت اس کے اس دعوی کو سچا تسلیم کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے اور اسی سزا کا مستحق ہے جو اسلام نے مرتد کے لئے مقرر فرمائی۔ (تفسیر ضیاء القرآن، الاحزاب، تحت آیۃ 40، ج 4، ص 68)

س:۔ خاتم النبیین کا لفظ حدیث کی کس کس کتاب میں مذکور ہے؟

ج:۔ (۱) حضور نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے عمارت بنائی اور خوب حسین وجمیل بنائی مگر

ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑی ہوئی ہے لوگ اس عمارت کے ارد گرد پھرتے اور اس کی خوبصورتی پر حیران ہوتے مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے کہ اس جگہ کیوں اینٹ نہ رکھی گئی تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین ﷺ، الحدیث 3534، ج 2، ص 484)

(۲) حضور ﷺ نے فرمایا: مجھے چھ باتوں میں انبیاء پر فضیلت دی گئی۔ (۱) مجھے جوامع الکلم سے نوازا گیا۔ یعنی الفاظ مختصر اور معانی کا بحر بے پیدا کنار۔ (۲) رعب کے ذریعہ میری مدد فرمائی گئی۔

(۳) میرے لئے غنیمت کا مال حلال کیا گیا۔ (۴) میرے لئے ساری زمین کو مسجد بنا دیا گیا اور اس سے تیمم کی اجازت دی گئی۔

(۵) مجھے تمام مخلوق کے لئے رسول بنایا گیا۔ (۶) میری ذات سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ (صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، الحدیث (5-523) ص 266)

(۳) حضرت انس بن مالک سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا اور میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔

(جمع الجوامع، قسم الاول، حرف الهمزة، الحدیث 5082، ج 2، ص 211 (دار الکتب العلمیہ بیروت))

(۴) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال کے خروج سے نہ ڈرایا ہو اب مین آخری نبی ہوں۔ اور تم آخری امت ہو۔ وہ ضرور تمہارے اندر ہی نکلے گا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب فتنۃ الدجال الخ، الحدیث 4077، ج 4، ص 404)

(۵) حضور ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کسی کا نبی ہونا ممکن ہوتا تو عمر بن خطاب نبی ہوتے۔

(جامع ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی حفص عمر ابن الخطاب، الحدیث 3706، ج 5، ص 385)

(۶) حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں

تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلھا، الحدیث 4252، ج4، ص133)

ج:۔ختم نبوت کے بارے میں مقتدر علمائے تفسیر کا عقیدہ کیا ہے۔

س:۔(۱) علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر روح المعانی میں تحریر کیا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ایسا عقیدہ ہے جس کی تصریح قرآن وسنت نے کی ہے۔ جس پر امت کا اجماع ہے۔ پس جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ اور اگر اس نے توبہ نہ کی اور اس دعویٰ پر اصرار کرتا رہا تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

(تفسیر روح المعانی، تحت آیۃ 40، سورۃ احزاب، ج21، ص300)

(۲) علامہ ابن حیان الاندلسی اپنی تفسیر بحر محیط میں لکھتے ہیں:

جس شخص کا یہ نظریہ ہو کہ نبوت کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا اور اسے اب بھی حاصل کیا جا سکتا ہے یا جس کا یہ عقیدہ ہو کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے وہ زندیق ہے اور واجب القتل ہے۔ آج تک جن لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا مسلمانوں نے ان کو قتل کر دیا۔

(تفسیر البحر المحیط، تحت آیۃ 40، سورۃ احزاب، ج7، ص229 (دار الکتب العلمیہ بیروت))

وسیلے کے بارے عقیدہ

س: وسیلہ جائز ہے اس کے بارے میں قرآن کریم سے دلائل ذکر کریں۔

ج:۔(۱) یَآیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (المائدہ:35)

(اے ایمان والو! ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور تلاش کرو اس تک پہنچنے کا وسیلہ)۔

(۲) وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِیْنَ كَفَرُوْا (البقرہ:89)

(اور وہ اس سے پہلے فتح مانگا کرتے تھے کافروں پر (اس نبی کے وسیلہ سے)

س:۔صحابہ کرام مشکل وقت میں حضور ﷺ کا وسیلہ اختیار کرتے

عقیدہ ختم نبوت ضیاء القرآن کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾ (الاحزاب)

(نہیں ہیں محمد (فداہ روحی) کسی کے باپ تمہارے مردوں میں سے بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے)۔

حضور نبی کریم ﷺ کی نہایت شفقت کو بیان فرمایا جارہا ہے کہ اگر حضور کے بعد بھی نبوت کا سلسلہ جاری رہتا تو حضور ﷺ اتنی تندہی سے امت کے سامنے دین اسلام کے سارے گوشے آشکارا کرنے کی شائد زحمت نہ فرماتے لیکن اب جبکہ نبوت کا دروازہ بند کردیا گیا ہے اور حضور ﷺ ہی اس سلسلۂ ذہبیہ کی آخری کڑی ہیں تو آپ کی محبت اور الفت کا تقاضا یہ ہے کہ کوئی چیز بھی ادھوری نہ رہنے دی جائے ساری بری رسموں کا قلع قمع کردیا جائے کیونکہ اگر باطل کا کوئی پہلو اصلاح سے محروم رہ گیا تو پھر اس کی اصلاح ممکن نہیں ہوگی اور اگر دور جاہلیت کی قبیح رسموں کو مٹایا نہ گیا تو پھر ایسی ہستی پیدا ہی نہیں ہوگی جو ان کو مٹا سکے اتنی محبوبیت، اتنی جامعیت اور اتنا تقدس کہاں پایا جائے گا تاکہ دنیا اس کے اشارہ ابرو پر اپنا سب کچھ نثار کرنے کے لئے تیار ہوجائے۔

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کے ان چند بنیادی عقیدوں میں سے ایک ہے جن پر امت کا اجماع رہا ہے۔

اگرچہ بدقسمتی سے امت مسلمہ کئی فرقوں میں بٹ گئی ہے باہمی تعصب نے بارہا ملت کے امن وسکون کو درہم برہم کیا اور فتنہ وفساد کے شعلوں نے بڑے المناک حادثات کو جنم دیا لیکن اتنے شدید اختلافات کے باوجود سارے فرقے اس پر متفق رہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں، اور حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ چنانچہ گزشتہ تیرہ صدیوں میں جس نے بھی نبی بننے کا دعوی کیا اس کو مرتد قرار دے دیا گیا اور اس کے خلاف علم جہاد بلند کرکے اس کی

جھوٹی عظمت کو خاک میں ملا دیا گیا۔ مسیلمہ کذاب نے جب نبوت کا دعوی کیا تو حضرت صدیق اکبر نے نتائج کی پروا کئے بغیر اس کے خلاف لشکر کشی کی اور تب چین کا سانس لیا جب اس جھوٹے نبی کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ بیشک اس جہاد میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمان بھی شہید ہوئے جس میں سینکڑوں حفاظ قرآن اور جلیل المرتبت صحابہ تھے لیکن حضرت صدیق اکبر نے اتنی قربانی دے کر بھی اس فتنے کو کچلنا ضروری سمجھا۔ آپ نور صدیقیت سے دیکھ رہے تھے کہ اگر ذرا تساہل برتا تو یہ امت سینکڑوں گروہوں میں نہیں سینکڑوں امتوں میں بٹ جائے گی۔ ہر امت کا اپنا نبی ہوگا اور وہ اسی کی شریعت اور سنت کو اپنائے گی اس طرح اس رحمۃ للعالمین کے زیر سایہ اسلام کے پلیٹ فارم پر انسانیت کے اتحاد کی ساری امیدیں ختم ہو جائیں گی۔ اور انی رسول اللہ الیکم جمیعا کا سہانا منظر بھی نظر نہیں آئے گا۔

ناظرین کو یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہئے کہ مسیلمہ حضور ﷺ کی نبوت کا منکر نہیں تھا بلکہ اپنے دعوی نبوت کے ساتھ ساتھ وہ حضور ﷺ کی رسالت کو بھی تسلیم کرتا تھا۔ چنانچہ حضور خاتم الانبیاء والرسل کی ظاہری زندگی کے ایام میں اس نے جو عریضہ ارسال خدمت کیا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں:

مِنْ مُسَیْلَمَۃَ رَسُوْلِ اللهِ اِلٰی مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ (کہ یہ خط مسیلمہ کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کا رسول ہے محمد رسول اللہ کی طرف لکھا جا رہا ہے)

(صحیح تاریخ طبری، کتاب مسیلمۃ الی رسول اللہ الخ، الحدیث ،297ج2،ص340)

علامہ طبری نے اس امر کی بھی تصریح کی ہے کہ اس کے ہاں جو آذان مروج تھی اس میں اشھد أن محمدا رسول اللہ بھی کہا جاتا تھا۔ بایں ہمہ حضرت صدیق نے اس کو مرتد اور واجب القتل یقین کر کے اس پر لشکر کشی کی اور اس کو واصل بجہنم کر کے آرام کا سانس لیا۔

اسلام کی تیرہ صد سالہ تاریخ میں جب بھی کسی سر پھرے طالع آزما یا فتنہ پرداز نے اپنے آپ کو نبی کہنے کی جرأت کی اس کو قتل کر دیا گیا۔

انگریز کی غلامی کے دور میں ملت اسلامیہ کو جس طرح دوسرے کئی مصائب سے دو چار

ہونا پڑا اسی طرح ایک جھوٹی نبوت قائم کر کے امت میں انتشار پیدا کیا گیا وہ مدعی نبوت بظاہر عیسائیت کا رد کرتا تھا اور پادریوں سے مناظرے کرتا تھا اس کے باوجود پرلے درجے کا انگریز کا وفادار تھا بلکہ انگلستان کی شان میں اس نے ایسے تعریفی پمفلٹ لکھے کہ کوئی باغیرت مسلمان ان کو پڑھنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ انگریز کی اسلام دشمنی اظہر من الشمس تھی۔ جنہوں نے ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کا تختہ الٹا کر سلطنت عثمانیہ کو پارہ پارہ کر دیا ایسی ظالم اور اسلام دشمن حکومت کو اپنی وفاداری کا یقین دلانا اسلام سے غداری نہیں تو اور کیا ہے؟ انگریز نے اس کی نبوت کو اپنی سنگینوں کے سایہ میں پروان چڑھنے کا موقع دیا اور اس کو قبول کرنے والوں کے لئے بے جا نوازشات کے دروازے کھول دیئے۔ ہر مرزائی کے لئے کسی استحقاق کے بغیر اچھی سے اچھی ملازمتیں مختص کر دی گئیں۔ سیاسی میدان میں بھی ان کو آگے بڑھانے کی کوشش کی گئی۔ بے شک وہ شخص عیسائیت کے خلاف لکھتا اور بولتا تھا لیکن انگریز نے اس کے ذریعہ امت مسلمہ میں ایک نئی امت پیدا کر کے اور ان کے متفقہ بنیادی عقائد میں تشکیک پیدا کر کے جو مقصد عظیم حاصل کیا وہ بہت بڑا کارنامہ تھا اور اپنے دور رس نتائج کے اعتبار سے بڑا اہم تھا۔ اگر ایسا شخص عیسائیت کے خلاف کچھ بولتا ہے تو بولا کرے اس سے انگریزی سیاست کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچتا بلکہ عیسائیوں کی مخالفت ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے وہ انگریز استعماری کی خدمت پوری دلجمعی سے انجام دے سکتا تھا۔ اگر وہ عیسائیوں کے خلاف کچھ نہ کرتا تو اس کی بات کوئی آدمی سننے کے لئے تیار نہیں تھا۔

مرزا غلام احمد کی نبوت کا پیغام لے کر جب مرزائی مبلغ اسلامی ممالک میں گئے وہاں ان کا جو حشر ہوا وہ کسی سے مخفی نہیں کئی ممالک میں تو انہیں مرتد قرار دے کر توپ سے اڑا دیا گیا۔

عالم اسلام کے تمام علماء نے بالاتفاق اس مدعی نبوت کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دیا۔

یہ عرض کرنے کا مقصد صرف اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ ان بنیادی عقیدوں میں سے ایک ہے جن پر گوناگوں اختلافات کے باوجود تیرہ صدیوں تک امت کا کلی اتفاق اور قطعی اجماع رہا ہے جس طرح ایک مسلمان کے لئے اللہ تعالیٰ کی توحید،

قیامت، حضور ﷺ کی رسالت کسی دلیل کی محتاج نہیں اس طرح ختم نبوت کا مسئلہ بھی کبھی زیر بحث نہیں آیا اور اس کے ثبوت کے لئے کسی مسلمان کو کسی دلیل، بحث و تمحیص کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ لیکن مرزا قادیانی نے وہ کام کر دکھایا جس کی جرأت آج تک شیطان کو بھی نہیں ہوئی اس لئے ضروری ہے کہ اس مسئلہ پر شرح و بسط کے ساتھ لکھا جائے کہ حضور ﷺ کا امتی کسی غلط فہمی کے باعث اپنے آقا کریم ﷺ سے کٹ کر نہ رہ جائے۔ رہے وہ جو شکم کو ایمان پر ترجیح دیتے ہیں اور مال و دولت کے حصول کے لئے اپنا دین بدلنے میں بھی کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے بلکہ اسے کمال ہوشمندی سمجھتے ہیں ایسے لوگوں کا علاج کسی کے پاس نہیں۔ ہمیں ان کے لئے ملول نہیں ہونا چاہئے نہ ایسے ابن الوقتوں کو خدا کی ضرورت ہے اور نہ اس کے رسول کو۔

ہمارا دعوی بلکہ غیر متزلزل عقیدہ اور ایمان یہ ہے کہ:

حضور سرور عالم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سب سے آخری نبی ہیں حضور کی تشریف آوری کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا اور جو شخص اپنے نبی ہونے کا دعوی کرتا ہے اور جو بد بخت اس کے دعوی کو سچا تسلیم کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے اور اسی سزا کا مستحق ہے جو اسلام نے مرتد کے لئے مقرر فرمائی ہے۔

اس عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے ہم ایسے استدلال پیش کریں گے جو قطعی اور یقینی ہیں اور جن میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

سب سے پہلے ہم قرآن کریم سے استدلال کرتے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (الاحزاب)

(نہیں ہیں محمد ﷺ کسی کے باپ تمہارے مردوں میں سے بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے)۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کا اسم گرامی لے کر فرمایا کہ

محمد ﷺ (فداہ ابی و امی) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں یعنی انبیاء کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں جب مولا کریم جو بکل شیء علیم ہے نے یہ فرمایا کہ محمد مصطفی ﷺ نبیوں کو ختم کرنے والے آخری نبی ہیں تو حضور ﷺ کے بعد جس نے کسی کو نبی مانا اس نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تکذیب کی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے کسی ارشاد کو جھٹلاتا ہے وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔

خاتم النبیین کا جو معنی یہاں کیا گیا ہے اہل لغت نے اس کا یہی معنی لکھا ہے اس وقت میرے پاس علم لغت کی دوسری کتب کے علاوہ الصحاح للجوھری اور لسان العرب لابن منظور موجود ہیں جن کا شمار لغت عرب کی امہات الکتب میں ہوتا ہے۔ آؤ ان کے مطالعہ سے اس لفظ کی تحقیق کریں ایک چیز پیش نظر رہے کہ صحاح کے مؤلف علامہ حماد بن اسماعیل الجوہری کا سن ولادت 332ھ اور سال وفات 393ھ تا 398ھ ہے اور لسان العرب کے مؤلف علامہ ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن منظور الافریقی مصری کا سن ولادت 630ھ اور سال وفات 711ھ یہ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ فتنہ انکار ختم نبوت سے صدہا سال پہلے یہ کتب لکھی گئی ہیں ان کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے مذہبی تعصب یا ذاتی عقیدہ کے باعث یہ لکھا ہے تاکہ ان کا قول حجت نہ رہے بلکہ اس کی نگارشات اور ان کی تحقیقات اہل لغت کے اقوال کے عین مطابق ہیں۔

خَتَمَ اللّٰہُ لَہٗ بِخَیْرٍ (خدا اس کا خاتمہ بالخیر کرے) ختمت القرآن: بلغت آخرہ (میں نے قرآن آخر تک پڑھ لیا۔ اختمت الشیئ۔ نقیض افتحتہ (افتتاح کا نقیض اختتام ہے۔ والخاتم والخاتم بکسر التاء وفتحھاء والختام والخاتام کلہ بمعنی وخاتمۃ الشیء آخرہ۔ (یعنی خاتم، خاتم، ختام اور خاتام سب کا ایک ہی معنی ہے اور کسی چیز کے آخر کو خاتمۃ الشیء کہتے ہیں۔ وَمُحَمَّدٌ ﷺ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اور حضور ﷺ تمام نبیوں سے آخر میں تشریف لائے۔

علامہ ابن منظور لسان العرب میں لکھتے ہیں:

ختام بوادی، اقصاہ، وختام القوم وخاتمھم وخاتمھم، آخرھم محمد ﷺ خاتم الانبیاء علیه وعلیھم الصلوۃ والسلام۔

وادی کے آخری کونے کو ختام الوادی کہتے ہیں۔قوم کے آخری فرد کو ختام خاتم خاتم کہا جاتا ہے اسی مناسب سے حضور ﷺ کو خاتم الانبیاء فرمایا گیا۔

لسان العرب میں التہذیب کے حوالہ سے لکھا ہے:

والخاتم والخاتم من اسماء النبی ﷺ وفی التنزیل العزیز۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ای آخرھم ومن اسماء العاقب ایضا ومعناہ آخر الانبیاء۔ (لسان العرب، الخاء، ج1، ص1033)

یعنی خاتم اور خاتم نبی کریم ﷺ کے اسماء گرامی میں سے ہیں قرآن کریم میں ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۔یعنی سب نبیوں سے پیچھے آنے والا ۔حضور ﷺ کے اسماء میں العاقب بھی ہے اس کا معنی آخر الانبیاء۔

اہل لغت کی ان تصریحات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ خاتم الانبیاء کی تاء پر زبر ہو یا زیر اس کا معنی آخری ہے اس معنی کی تائید کے لئے اہل لغت نے ایک دوسری آیت سے بھی استدلال کیا ہے۔ وختامه مسك ای آخرہ مسک ۔یعنی اہل جنت کو جو مشروب پلایا جائے گا اس کے آخر میں انہیں کستوری کی خوشبو آئے گی۔

ختم نبوت کے منکرین اس موقع پر یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ خاتم کا جو معنی آپ نے بیان کیا ہے (آخری) وہ یہاں مراد نہیں بلکہ اس کا دوسرا معنی مراد ہے۔

اور یہ معنی بھی ان لغت کی کتابوں میں موجود ہے جن کا حوالہ آپ نے دیا ہے جب ایک لفظ کے دو معنی ہوں تو وہاں ایک معنی مراد لینے پر بضد ہونا اور دوسرے معنی کو ترک کر دینا تحقیق فن کا کوئی اچھا مظاہرہ نہیں۔

وہ کہتے ہیں ہم بھی اس آیت کو مانتے ہیں اور اس کے معنی اپنی طرف سے نہیں گھڑتے تاکہ ہم پر تحریف قرآن کا الزام نہ لگایا جائے بلکہ لغت عرب کے مطابق ہی اس کا مفہوم

بیان کرتے ہیں کسی کو ہم پر اعتراض کا حق نہیں پہنچتا۔

صحاح اور لسان العرب دونوں میں خاتم کا معنی مہر یا مہر لگانے والا مذکور ہے۔ آپ کا یہی معنی ابلغ اور شان رسالت کے شایان ہیں کہ حضور ﷺ انبیاء پر مہر لگانے والے ہیں جس پر حضور ﷺ نے مہر لگادی وہ نبوت کے شرف سے مشرف ہوگا اور جس پر مہر نہ لگائی وہ نبوت کے منصب پر فائز نہیں ہوسکتا۔

اس کے متعلق گزارش ہے کہ بے شک لغت کی کتابوں میں خاتم کا معنی مہر یا مہر لگانے والا مرقوم ہے لیکن انہوں نے تصریح کی ہے کہ مذکورہ آیت میں خاتم النبیین کا معنی آخر النبیین ہے۔

یہاں صرف یہی معنی مراد ہے اور یہ لوگ اگر مصر ہوں کہ یہاں خاتم کا دوسرا معنی مراد ہے تو اس سے بھی انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مطالعہ کرتے ہوئے غور و تدبر سے کام نہیں لیا انہوں نے مہر سے مراد ڈاکخانہ کی مہر یا کسی افسر کی مہر سمجھی ہے کہ لفافہ یا کارڈ پر مہر ٹھپہ لگایا اور اسے آگے بھیج دیا یا کسی درخواست پر اپنی مہر ثبت کی اور اسے مناسب کاروائی کے لئے متعلقہ دفتر روانہ کردیا حالانکہ مہر کا جو مفہوم اہل لغت نے لیا ہے وہ قطعاً اس کے خلاف ہے۔

کاش انہیں بے جا تعصب اس امر کی اجازت دیتا کہ وہ ائمہ لغت کی عبارتوں میں غور کرتے۔ آیئے! ہم آپ کی خدمت میں یہ عبارتیں پیش کرتے ہیں تاکہ آپ کسی صحیح فیصلہ پر پہنچ سکیں۔

لسان العرب میں ہے:

خَتَمَہٗ یَخْتِمُہٗ خَتْمًا وَخِتَامًا، طَبَعَہٗ فَھُوَ مَخْتُوْمٌ وَمُخَتَّم شُدِّدَ لِلْمُبَالَغَةِ۔

(لسان العرب، الخاء، ج1، ص1033)

ختم کا معنی مہر لگانا ہے اور جس پر مہر لگادی جائے اس کو مختوم اور مبالغہ کے طور پر مختتم کہتے ہیں۔

اس کے بعد لکھتے ہیں:

وَمَعْنَى خَتَمَ وَطَبَعَ فِي اللُّغَةِ وَاحِدٌ وَهُوَ التَّغْطِيَةُ عَلَى الشَّيْءِ وَالْاِسْتِيثَاقُ عَنْ اَنْ لَّا يَدْخُلَهُ شَيْءٌ كَمَا قَالَ جَلَّ وَعَلَا اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا۔

(المرجع السابق)

اسی عبارت کا ترجمہ ذرا غور سے سنئے یعنی ختم اور طبع کا لغت میں ایک ہی معنی ہے اور وہ یہ کہ کسی چیز کو اس طرح ڈھانپ لینا اور مضبوطی سے بند کر دینا کہ اس میں باہر سے کسی چیز کے داخلہ کا امکان ہی نہ ہو۔

پہلے زمانہ میں خلفاء وامراء سلاطین وغیرہ اپنے خطوط کو لکھنے کے بعد کسی کاغذ کے لفافہ اور کپڑے کی تھیلی میں رکھ کر سر بمہر کر دیتے کہ جو کچھ لکھا جا چکا اب اس کو سر بمہر کر دیا گیا ہے۔ تا کہ اس مہر کی موجودگی میں اس میں کوئی ردوبدل نہ کر دے اگر کوئی ردوبدل کرے گا تو وہ پہلے مہر توڑے گا اور جب مہر توڑے گا تو پکڑا جائے گا۔ اس پر احکام سلطانی میں تغیر وتبدل کرنے اور امانت میں خیانت کرنے کے سنگین الزامات میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

اس صورت میں خاتم النبیین کا مطلب یہ ہوگا کہ پہلے انبیاء کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد یہ سلسلہ بند ہو گیا اور اس پر مہر لگا دی گئی۔ تا کہ کوئی کذاب، دجال اس میں داخل نہ ہو سکے اگر کوئی شخص زبردستی اس زمرہ میں گھسنا چاہے گا تو پہلے مہر توڑے گا جب مہر توڑے گا تو پکڑا جائے گا اور اسے جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دیا جائے گا۔

قرآن کریم کے الفاظ کا مفہوم سمجھنے کے لئے عربی زبان کی لغات سے بھی بڑی مدد ملتی ہے لیکن اس سلسلہ میں بھی قول فیصل اور حرف آخر حضور ﷺ کی بیان کردہ تشریح ہوتی ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے ارشاد فرماتے ہیں۔

آیئے! اب احادیث نبویہ کا بغور مطالعہ کریں اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ حضور خاتم الانبیاء نے خاتم النبیین کے کلمات کا کیا مفہوم بیان فرمایا ہے۔

خاتم النبیین کے معنی کی وضاحت کے لئے بے شمار صحیح احادیث کتب حدیث میں موجود ہیں سب کے ذکر کی گنجائش نہیں۔ فقط چند احادیث یہاں تحریر کی جاتی ہیں جن کے دلوں میں ہدایت کی سچی طلب ہوگی۔ مولا کریم اپنے حبیب مکرم ﷺ کے طفیل ہدایت کی راہیں ان کے لئے کھول دے گا اور اس کی توفیق ان کی دستگیری کرے گی۔

(۱) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيُعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔ (البخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین)

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین، الحدیث 3535، ج2، ص484)

(حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوب حسین وجمیل بنائی مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑی ہوئی ہے۔ لوگ اس عمارت کے اردگرد پھرتے اور اس کی خوبصورتی پر حیران ہوتے مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی۔ تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں)۔

اگر آپ اس ایک حدیث میں غور کریں گے تو بلاغت نبوی کے اعجاز کا آپ کو اعتراف کرنا پڑے گا۔ جب ایک عمارت مکمل ہو جاتی ہے اور اس میں کوئی جگہ خالی نہیں رہتی تو کوئی ماہر سے ماہر انجینئر بھی اس میں ایک اینٹ کا اضافہ نہیں کر سکتا۔ ہاں اس کی ایک ہی صورت ہے کہ پہلی اینٹوں میں سے کوئی اینٹ توڑ کر وہاں سے نکال لی جائے اور پھر اس خالی کرائی گئی جگہ پر کوئی نئی اینٹ لگا دی جائے۔

حضور ﷺ کی تشریف آوری سے قصر نبوت مکمل ہو گیا اب اس میں کسی اور نبی کی گنجائش نہیں بجز اس کے کہ سابقہ انبیاء میں سے کسی نبی کو وہاں سے نکالا جائے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے جگہ بنائی جائے۔ کیا کوئی عقل سلیم اس کو گوارا کرے گی قصر نبوت کی اس توڑ

چھوڑ کو کیا اللہ تعالیٰ کی غیرت برداشت کرے گی؟ ہر گز نہیں۔ یہ ایک حدیث ہی اتنی جامع اور اتنی معنی خیز اور بصیرت افروز ہے کہ ختم نبوت کے لئے مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔

اس حدیث کو امام بخاری کے علاوہ امام مسلم نے بھی کتاب الفضائل باب خاتم النبیین میں۔ امام ترمذی نے کتاب المناقب میں اور ابوداؤد الطیالسی نے اپنی مسند میں مختلف اسناد سے نقل کیا ہے۔

(۲) اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَ اُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطُهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَ خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، الحدیث، 5-523 ص266)

(رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے چھ باتوں میں انبیاء پر فضیلت دی گئی۔ (۱) مجھے جوامع الکلم سے نوازا گیا یعنی الفاظ مختصر اور معانی کا بحر بے پیدا کنار۔ (۲) رعب کے ذریعہ میری مدد فرمائی گئی۔ (۳) میرے لئے غنیمت کے مال کو حلال کیا گیا۔ (۴) میرے لئے ساری زمین کو مسجد بنا دیا گیا۔ اور اس سے تیمم کی اجازت دی گئی۔ (۵) مجھے تمام مخلوق کے لئے رسول بنایا گیا۔ (۶) میری ذات سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا)۔

(۳) حضرت انس بن مالک سے مروی ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ وَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ۔

(سنن ترمذی، کتاب الرؤیا، باب ذہبت النبوۃ الخ، الحدیث، 2279 ج4، ص121)

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رسالت و نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا اور میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی)۔

سرور دو عالم ﷺ کی اس تصریح کے بعد جس کی کوئی تاویل ممکن نہیں کسی کا نبوت کا دعوی کرنا اور کسی کا اس باطل دعوی کو تسلیم کرنا سراسر کفر و الحاد ہے۔

(۴) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا اِلَّا حَذَّرَ اُمَّتَهُ الدَّجَّالَ وَاَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ وَهُوَ خَارِجٌ فِيْكُمْ لَا مُحَالَةَ۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب فتنۃ الرجال الخ، الحدیث 4077، ج4، ص404)

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال کے خروج سے نہ ڈرایا ہو۔ اب میں آخری نبی ہوں۔ اور تم آخری امت ہو وہ ضرور تمہارے اندر ہی نکلے گا)۔

اس حدیث پاک سے جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ثابت ہوتا ہے اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا آخر الامم ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔

(۵) امام ترمذی نے کتاب المناقب میں یہ حدیث روایت کی ہے:

قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ۔

(سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر بن الخطاب، الحدیث 3706، ج5، ص385)

(اگر میرے بعد کسی کا نبی ہونا ممکن ہوتا تو عمر بن خطاب نبی ہوتے)۔

امام بخاری اور امام مسلم نے فضائل صحابہ کے عنوان کے نیچے یہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کیا ہے:

(۶) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل علی بن ابی طالب، الحدیث 30-2404، ص1310)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک پر روانہ ہوتے وقت حضرت علی المرتضیٰ کو مدینہ طیبہ میں ٹھہرنے کا حکم دیا آپ کچھ پریشان ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہے جو موسیٰ کے ساتھ ہارون علیہ السلام کی تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں)۔

(۷) آخر میں ایک اور حدیث سماعت فرمایئے اور اس کے ذکر پر احادیث کی نقل کا سلسلہ ختم ہوتا ہے۔

عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ۔ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

(سنن ابی داود، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلھا، الحدیث 4252، ج4،ص133)

(حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں)۔

علامہ ابن کثیر متوفی 774ھ متعدد احادیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

فَقَدْ اَخْبَرَ اللهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ وَرَسُوْلُهٗ ﷺ فِي السُّنَّةِ الْمُتَوَاتَرَةِ عَنْهُ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ لِيَعْلَمُوْا اَنَّ كُلَّ مَنِ ادَّعٰى هٰذَا الْمَقَامَ بَعْدَهٗ فَهُوَ كَذَّابٌ وَ اَفَّاكٌ دَجَّالٌ۔ ضَالٌّ۔ مُضِلٌّ۔

(تفسیر ابن کثیر، الاحزاب، تحت آیۃ 40، ج6،ص384)

(اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول کریم ﷺ نے سنت متواترہ میں بتایا ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں تا کہ ساری دنیا جان لے کہ جو شخص بھی حضور کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب ہے، جھوٹا ہے، دجال ہے، گمراہ ہے دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے)۔

علامہ سید محمود آلوسی متوفی 1270ھ اپنی تفسیر روح المعانی میں تصریح فرماتے ہیں:

وکونه ﷺ خاتم النبیین مما نطق به الکتاب وصدعت به السنة واجمعت علیه الامة فیکفر مدعی خلافه ویقتل ان اَصَرَّ۔

(تفسیر روح المعانی، الاحزاب، تحت آیۃ 40، الجزء الثانی والعشرون، ص300)

(یعنی حضور ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ایسا عقیدہ ہے جن کی تصریح قرآن کریم اور سنت نبوی ﷺ نے کی ہے جس پر امت کا اجماع ہے۔ پس جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر ہوگا اور اگر اس نے توبہ نہ کی اور اس دعویٰ پر مصر رہا تو اس کو قتل کیا جائے گا)۔

علامہ ابن حیان الاندلسی المتوفی 745ھ اپنی تفسیر بحر محیط میں رقم طراز ہیں:

وَمَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّ النُّبُوَّةَ مُكْتَسَبَةٌ لَا تَنْقَطِعُ أَوْ إِلَى أَنَّ الْوَلِيَّ أَفْضَلُ مِنَ النَّبِيِّ فَهُوَ زِنْدِيقٌ يَجِبُ قَتْلُهُ وَقَدِ ادَّعَى نَاسٌ النُّبُوَّةَ فَقَتَلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى ذٰلِكَ وَكَانَ فِي عَصْرِنَا شَخْصٌ مِنَ الْفُقَرَاءِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ بِمَدِينَةِ مَالَقَةَ فَقَتَلَهُ السُّلْطَانُ بْنُ الْأَحْمَرِ مَلِكُ الْأَنْدَلُسِ بِغَرْنَاطَةَ وَصَلَبَ حَتّٰى تَنَاثَرَ لَحْمُهُ

(تفسیر بحر المحیط، الاحزاب، تحت آیہ 40، ج 7، ص 229)

(جس شخص کا یہ نظریہ ہو کہ نبوت کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا اور اسے اب بھی حاصل کیا جا سکتا ہے یا جس کا عقیدہ ہو کہ ولی نبی سے افضل ہے وہ زندیق ہے اور واجب القتل ہے۔ آج تک جن لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا مسلمانوں نے ان کو قتل کر دیا۔ ہمارے زمانہ میں بھی فقراء سے ایک شخص نے شہر مالقہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تو اندلس کے بادشاہ نے غرناطہ کے شہر میں اس کا سر قلم کر دیا اور اس کی لاش کو سولی پر چڑھا دیا گیا وہ اسی حالت میں لٹکا رہا یہاں تک کہ اس کا گوشت گل کر گر پڑا)۔

ان مذکورہ بالا اقتباسات سے امت کا ختم نبوت کے عقیدہ پر اجماع ثابت ہو گیا اور ہر زمانے کے علماء نے مدعی نبوت کو گردن زدنی قرار دیا۔

آخر میں ختم نبوت پر عقلی دلیل پیش کرتے ہیں۔

ختم نبوت کے عقلی دلائل

جب حضور ﷺ کی نبوت جملہ اقوام عالم کے لئے اور قیامت تک کے لئے ہے جب حضور ﷺ پر نازل شدہ کتاب بغیر کسی ادنیٰ تحریف کے جوں کی توں موجود ہے۔ جب سرور دو عالم ﷺ کی سنت مبارکہ اپنی جملہ تفصیلات کے ساتھ اس کتاب کی توضیح و تشریح کر رہی ہیں جبکہ شریعت اسلامیہ روز اول کی طرح آج بھی انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں ہماری راہنمائی کر رہی ہے۔ جب قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ آج بھی اعلان کر رہی ہے: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔

تو پھر کسی اور نبی کی بعثت کا فائدہ کیا ہے اور اس سے کس مقصد کی تکمیل مطلوب ہے

آفتاب محمدی طلوع ہو چکا۔ عالم کا گوشہ گوشہ اس کی کرنوں سے روشن ہو رہا ہے پھر دن کے اجالے میں کسی چراغ کو روشن کرنا قطعاً قرین دانشمندی نہیں ہے۔

مزید غور فرمایئے نبی کی آمد کوئی معمولی واقعہ نہیں ہوتا کہ نبی آیا جس نے چاہا مان لیا جس نے چاہا انکار کر دیا اور بات ختم ہوگئی بلکہ نبی کی بعثت کے بعد کفر اور اسلام کی کسوٹی نبی کی ذات بن کر رہ جاتی ہے کوئی کتنا نیک یا پاکباز، پارسا۔ عالم باعمل ہو اگر وہ کسی سچے نبی کی نبوت کو تسلیم نہیں کرے گا تو اس کا نام مسلمانوں کی فہرست سے خارج کر دیا جائے گا اور کفار و منکرین کے زمرہ میں اس کا نام درج کر لیا جائے گا اور یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں۔

اب ذرا عملی دنیا میں مرزا صاحب کی آمد کا جائزہ لیجئے۔

مسلمانوں کی تعداد کم سے کم اعداد و شمار کے مطابق پچاس کروڑ سے زائد اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان رکھتے ہیں۔ قرآن کریم کو خدا کا کلام یقین کرتے ہیں۔ تمام انبیاء جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ان کی نبوت و صداقت کا اقرار کرتے ہیں قیامت کی آمد کے قائل ہیں عملی طور پر غافل و جاہل سہی لیکن احکام خداوندی اور ارشاد نبوی ﷺ کے برحق ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ ضروریات دین میں سے ہر چیز پر ان کا ایمان ہے اور اس امت میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں ایسے بندگان خدا بھی ہر زمانہ میں موجود رہے ہیں جو شریعت محمدیہ پر پوری طرح کاربند اور عبادات کے سختی سے پابند رہے ہیں۔ ان کے اخلاص وللّٰہیت پر فرشتے رشک کرتے ہیں اور ان کے کارہائے نمایاں پر خود ان کے خالق کو ناز ہے۔

اسی پاک امت میں آکر مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کر دیا ان کی آمد سے پہلے تو یہ سارے کے سارے مسلمان تھے۔ چلو بعض میں عمل کوتاہیاں ہم تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن کم از کم نعمت ایمان سے تو وہ بہرہ ور تھے اب حقیقت حال یہ ہے کہ پچاس سالہ کوششوں کے باوجود چند لاکھ کی نفری نے مرزا جی کو نبی مانا۔ اور باقی پچاس کروڑ نے ان کو دجال کذاب قرار دیا۔ نبی کو ماننا اسلام ہے اور انکار کفر ہے مرزا صاحب نے اپنا سبز قدم جب دنیائے

اسلام میں رکھا تو یہ بہار آئی کہ سارے کے سارے مرتد قرار پائے اور اسلام سے محروم ہو کر کفر میں مبتلا ہو گئے۔ صرف گنتی کے چند آدمی مسلمان باقی رہے ان میں بھی غالب اکثریت بلیک مارکیٹ کرنے والوں، رشوت لینے والوں، اقرباء نوازی اور مرزائیت پروری کی قربان گاہ پر لاکھوں حقداروں کے حقوق بھینٹ چڑھانے والوں کی ہے ان میں اکثر بے نماز، داڑھی منڈے اور آوارہ مزاج لوگ ہیں۔ ہر قسم کی رذیل حرکتیں کرنے والوں کا ایک لشکر جرار ٹھاٹھیں مارتا ہوا آپ کو نظر آئے گا۔ آپ خود فیصلہ کریں کہ دنیائے اسلام کے لئے عملی طور پر مرزا صاحب کی آمد برکت کا باعث بنی یا نحوست کا۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت اس کو پسند نہیں کرتی کہ مرزا صاحب کو سچا نبی بنا کر بھیجا جائے تا کہ اسلام کے سارے ہرے بھرے پیڑ اپنے خنک سائیوں، میٹھے پھلوں، رنگین اور مہکتے ہوئے پھولوں سمیت اکھاڑ کر پھینک دیئے جائیں اور چند خاردار جھاڑیوں کے جھرمٹ پر گلشن اسلام کا بورڈ آویزاں کر دیا جائے۔ متقیوں، پرہیزگاروں، عالموں، عاشقوں کی امت پر کفر کا فتویٰ لگا دیا جائے اور چند زاغ صفت طالع آزما افراد کو مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ دے دیا جائے۔

مرزا صاحب کے امتی بڑی بڑی ڈینگیں مارتے ہیں کہ ہم دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام پہنچا رہے ہیں ہماری کوششوں سے یورپ میں اتنی مسجدیں تعمیر ہوئیں اتنے لوگوں کو ہم نے کلمہ پڑھایا۔

گزارش ہے کہ تم مرزا صاحب کو اس لئے نبی کہتے ہو کہ انہوں نے چند کافروں کو کلمہ پڑھایا ہم اولیاء کرام کے زمرہ سے آپ کو ایسے ایسے مبلغ دکھاتے ہیں جنہوں نے ہزاروں لاکھوں کفار کو کفر کی ظلمتوں سے نکال کر ہدایت کی شاہراہ پر گامزن کر دیا۔ خواجہ خواجگان سلطان الہند معین الحق والدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لاکھوں مشرکوں کے زنار توڑے اور ان کی پیشانیوں کو بارگاہ رب العزت میں شرف سجود بخشا۔ حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کفرستان میں راوی کے کنارے پر توحید کا جو پرچم گاڑا تھا وہ آج بھی

لہرارہا ہے۔اور لاکھوں خفتہ بختوں کو خواب غفلت سے جگایا ہے۔مشائخ چشت اور دیگر اولیاء کرام نے اسلام کی جو تبلیغ کی اور جو فرشتہ صفت مرید بنائے ان کے مقابلہ میں ساری امت مرزائیہ کی کوششوں کی نسبت سمندر اور قطرہ کی بھی نہیں۔ان کارہائے نمایاں کے باوجود ان حضرات نے نہ نبوت کا دعوی کیا نہ مہدیت کا نہ مسیحیت کا نہ ظلی کا نہ بروزی کا بلکہ اپنے آپ کو غلامان مصطفیٰ ﷺ ہی کہا اور اسی کو اپنے لئے باعث صد افتخار اور موجب سعادات دارین سمجھا۔

مرزا قادیانی کو اپنی نبوت تک پہنچنے کے لئے بڑا دور کا چکر کاٹنا پڑا آخر کار آپ کی کمند فکر یہاں آکر رکی کہ یہ تو احادیث سے ثابت ہے کہ عیسی بن مریم آئیں گے میں کیوں نہ اپنے آپ کو مسیح موعود کہنا شروع کر دوں تا کہ مجھے لوگ مسیح مان لیں۔لیکن اس میں مشکل یہ پیش آئی کہ حضرت مسیح تو زندہ ہیں ان کی زندگی میں میں کیسے مسیح بن سکتا ہوں۔خیال آیا پہلے مسیح کو مردہ ثابت کروں جب وہ مردہ قرار پا گئے تو پھر میرے لئے میدان صاف ہو جائے گا۔چنانچہ انہوں نے اپنا سارا زور وفات مسیح علیہ السلام کو ثابت کرنے پر لگا دیا۔

بے شک رحمت عالم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: کہ قیامت سے قبل حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے۔جن احادیث میں نزول مسیح کے متعلق تشریح کی گئی ہے وہ اس کثرت سے مروی ہیں کہ معنوی طور پر وہ درجہ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔

آیئے! آپ بھی ان احادیث کی جھلک ملاحظہ کیجئے آپ کو پتہ چل جائے گا کہ نبی برحق نے کوئی مبہم پیشین گوئی نہیں کی۔کسی ایسے مسیح کی آمد کی اطلاع نہیں دی جس کی پہچان نہ ہو سکے اور جس شاطر کا جی چاہے وہ آنے والا مسیح بن بیٹھے۔بلکہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو اس کا نام بتایا اس کی والدہ کا نام بتایا اس کے لقب سے خبردار کیا اس وقت اور مقام کی نشاندہی کی جس وقت اور جس مقام پر وہ نزول فرمائے گا جو کارہائے نمایاں وہ انجام دے گا۔اس کی تفصیل بیان فرمادی اور اس کے مدفن کا بھی تعین کر دیا اور اس کا حلیہ بھی بیان فرمادیا۔اب اگر وہ احادیث صحیح ہیں جن میں حضرت عیسی علیہ السلام کی آمد کی خبر دی گئی ہے

تو ان تفصیلات کو من وعن صحیح اور سچا تسلیم کرنا پڑے گا پھر اسے ان تمام احادیث کو بھی ساقط الاعتبار قرار دینا پڑے گا جن میں ان کی آمد کی پیشیں گوئی کی گئی ہے تحقیق اور انصاف کا یہ کیسا معیار ہے کہ ایک روایت کی مفید مطلب آدھی بات تو مان لی اور اسی روایت کی دیگر تفصیلات کو نظر انداز کر دیا۔

ان کثیر التعداد احادیث میں سے چند احادیث جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر ہے پیش خدمت ہے:

(۱) پہلی حدیث جسے امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتب حدیث میں روایت کیا ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِكَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْكُمْ اِبْنُ مَرْیَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَیَكْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔

(صحیح بخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب نزول عیسیٰ، الحدیث 3448، ج2، ص459)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ ضرور اتریں گے تمہارے درمیان ابن مریم عادل حاکم کی حیثیت سے پھر وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو مار ڈالیں گے، جنگ کا خاتمہ کر دیں گے اور مال کی اتنی فراوانی ہوگی کہ اسے کوئی لینے والا نہ ہوگا اور (دینداری کا یہ عالم ہوگا) کہ اپنے پروردگار کی جناب میں ایک سجدہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہوگا)۔

(۲) امام بخاری نے کتاب المظالم باب کسر الصلیب میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَنْزِلَ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ۔

(اس وقت تک قیامت برپا نہ ہوگی جب تک عیسیٰ بن مریم کا نزول نہ ہو)۔

(۳) مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

فَبَيْنَمَا هُمْ يَعِدُّوْنَ الْقِتَالَ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِيْ حَرْبَتِهٖ۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن والشراط الساعۃ، باب فی فتح قسطنطینیۃ الخ، الحدیث 2897، ص1548)

(حضور ﷺ نے خروج دجال کے ذکر کے بعد فرمایا: اس اثنا میں کہ مسلمان اس کے لڑنے کی تیاری کر رہے ہوں گے، صفیں درست کر رہے ہوں گے اور نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی ہو گی کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے اور مسلمانوں کی امامت کرائیں گے اور دشمن خدا دجال ان کو دیکھے گا تو پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے مگر آپ اس کو اپنی حالت پر ہی چھوڑ دیں تو وہ از خود پگھل کر مر جائے مگر اللہ تعالیٰ اس کو ان کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور آپ اپنے نیزے میں اس کا خون لگا ہوا لوگوں کو دکھائیں گے)۔

(۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ نَبِيٌّ (يَعْنِيْ عِيْسٰى) وَاِنَّهٗ نَازِلٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ رَجُلٌ مَرْفُوْعٌ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَاَنَّ رَاْسَهٗ يَقْطُرُ وَاِنْ لَّمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ۔ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَتَوَفّٰى فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال، الحدیث 4324، ج4، ص158)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ میرے اور ان یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور یہ کہ وہ اترنے والے ہیں پس جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا ان کا قد درمیانہ ان کی رنگت سرخ و سپید، دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوں گے ان کے سر کے بال ایسے ہوں گے گویا اب ان سے پانی ٹپکنے والا ہے حالانکہ وہ بھیگے ہوئے نہ ہوں گے وہ اسلام پر لوگوں سے جنگ کریں گے صلیب ٹکڑے ٹکڑے کریں گے

۔خنازیر کو ماردیں گے جزیہ ختم کردیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں اسلام کے بغیر تمام حلقوں کو ختم کردے گا اور وہ (مسیح) دجال کو قتل کردیں گے اور وہ زمین میں چالیس سال قیام فرمائیں گے پھر وہ وفات پائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے)

(۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَيَنْزِلُ عِيْسٰى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ فَصَلِّ فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ، الحدیث، 247-156 ص92)

(حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: عیسیٰ بن مریم اتریں گے مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا حضور تشریف لائیے اور امامت فرمائیے تو آپ فرمائیں گے نہیں تم میں سے بعض دوسروں کے امیر ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کی تکریم کے طور پر ہے)۔

(۶) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ (فِیْ قِصَّةِ الدَّجَّالِ) فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللهُ مَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِیْ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِیْ حَيْثُ يَنْتَهِیْ طَرْفُهٗ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال الخ، الحدیث، 110-2937 ص1569)

(حضرت نواس بن سمعان نے دجال کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم کو بھیجے گا اور دمشق کے مشرقی حصہ میں سفید مینار کے پاس زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے پروں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے جب وہ سر جھکائیں گے تو یوں محسوس ہوگا کہ قطرے ٹپک رہے ہیں اور جب سر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے ڈھلکتے نظر آئیں گے ان کے سانس کی ہوا جس کافر تک پہنچے گی وہ ان کی حد نظر تک جائے گی وہ زندہ نہ بچے گا پھر ابن مریم دجال کا پیچھا کریں گے اور لد کے

دروازے پر اسے جا پکڑیں گے اور قتل کر دیں گے)۔

(۷) آخری ایک اور حدیث سماعت فرمائیے:

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَحْرَزَهُمَا اللهُ تَعَالٰی مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُوْا الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ۔ (سنن النسائی، کتاب الجہاد، غزوۃ الہند، الحدیث، 3172 ص 517)

(حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ثوبان سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے دو لشکر ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ سے بچا لیا ایک وہ لشکر جو ہندوستان پر حملہ کرے گا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔

آپ نے ان احادیث کا مطالعہ فرما لیا ان میں مسیح موعود کا حلیہ، نام، والدہ کا نام، مقام اور وقت نزول، آپ کے کارہائے نمایاں سب کے سب مذکور ہیں۔ خدا کی شان ملاحظہ ہو یہ شخص جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کا نام بھی عیسیٰ نہیں حالانکہ ہزاروں مسلمان اس نام کے موجود ہیں ان کی والدہ کا نام بھی مریم نہیں حالانکہ ہزاروں مسلمان عورتیں اس نام کی اب بھی موجود ہیں اور خود قادیان میں اس نام کی کئی لڑکیاں ہوں گی۔ صلیب کو توڑنا، خنزیر کو قتل کر کے عیسائیت کو نیست و نابود کرنا تو کجا میاں جی ساری عمر عیسائی حکومت کے جھولی چک بنے رہے اور اس کی خیرات پر پلتے رہے اور اس کی اسلام کش سرگرمیوں پر تعریف کے قصیدے لکھتے رہے۔ ساری دنیا کو دار السلام بنا کر جزیہ ختم کرنا تو بڑی دور کی بات ہے خدائے مصطفیٰ نے یہ بھی پسند نہ فرمایا کہ قادیان کا خطہ پاکستان کا حصہ بنے۔ اب بھی جو لوگ انہیں مسیح موعود مانتے ہیں تو ان کی نادانی قابل صد افسوس ہے۔